

49042- عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت کے متعلق سوال

سوال

کیا ماہ ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کو دوسرے سب ایام پر فضیلت حاصل ہے؟
اور ان دس دنوں میں کونسے ایسے اعمال صالحہ ہیں جو کثرت سے کرنا مستحب ہیں؟

پسندیدہ جواب

اطافت و فرمانبرداری کے موسموں میں سے ماہ ذوالحجہ کے پہلے دس یوم بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے باقی سب ایام پر فضیلت دی ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان دس دنوں میں کیے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں، صحابہ نے عرض کی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں!! تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اور جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں، لیکن وہ شخص جو اپنا مال اور جان لے کر نکلے اور کچھ بھی واپس نہ لائے" صحیح بخاری (457/2)

اور ایک دوسری حدیث میں ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عشرہ ذی الحجہ میں کیے گئے عمل سے زیادہ پاکیزہ اور زیادہ اجر والا عمل کوئی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ نہ ہی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا؟ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا" سنن دارمی (357/1) اس کی سند حسن ہے دیکھیں الارواء الغلیل (398/3)۔

مندرجہ بالا اور اس کے علاوہ دوسری نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ذوالحجہ کے پہلے دس دن باقی سال کے سب ایام سے بہتر اور افضل ہیں اور اس میں کسی بھی قسم کا کوئی استثناء نہیں
حتیٰ کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ بھی نہیں، لیکن رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی دس راتیں ان ایام سے بہتر اور افضل ہیں کیونکہ ان میں لیلیۃ القدر شامل ہے، اور لیلیۃ القدر ایک
ہزار راتوں سے افضل ہے، تو اس طرح سب دلائل میں جمع ہوتا ہے۔ دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (412/5)۔

لہذا مسلمان شخص کو چاہئے کہ وہ ان دس دنوں کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے سامنے سچی اور پکی توبہ کے ساتھ کرے اور پھر عمومی طور پر کثرت سے اعمال صالحہ کرے اور پھر خاص کر مندرجہ ذیل
اعمال کا خیال کرتے ہوئے انہیں انجام دے:

1- روزے۔

مسلمان شخص کے لیے نو ذوالحجہ کا روزہ رکھنا سنت ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دس ایام میں اعمال صالحہ کرنے پر ابھارا ہے اور روزہ رکھنا اعمال صالحہ میں سے سب
سے افضل اور اعلیٰ کام ہے، اور اللہ تعالیٰ نے روزہ اپنے لیے چنا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

(ابن آدم کے سارے کے سارے اعمال اس کے اپنے لیے ہیں لیکن روزہ نہیں کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر و ثواب دوں گا)، صحیح بخاری حدیث نمبر (1805)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نوذوالحجہ کا روزہ رکھا کرتے تھے، حنفیہ بن خالد اپنی بیوی سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے بیان کیا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوذوالحجہ اور یوم عاشوراء اور ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے، مہینہ کے پہلے سوموار اور دو جمعراتوں کے۔

سنن نسائی (205/4) سنن ابوداؤد، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد (462/2) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

2- تکبیریں، الحمد للہ اور سبحان اللہ کثرت سے کہنا:

ان دس ایام میں مساجد، راستوں اور گھروں اور ہر جگہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہے وہیں اونچی آواز سے تکبیریں اور لا الہ الا اللہ، اور الحمد للہ کہنا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اظہار اور اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا اعلان ہو۔ مرد تو اونچی آواز سے کہیں گے لیکن عورتیں پست آواز میں ہی کہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں، اور ان مقرر دنوں میں ان چوپایوں پر اللہ تعالیٰ کا نام یاد کریں جو پالتویں﴾۔ الحج (28)۔

جمہور علماء کرام کا کہنا ہے کہ معلوم دنوں سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایام معلومات سے مراد دس دن ہیں۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے ہاں ان دس دنوں سے عظیم کوئی دن نہیں اور ان دس ایام میں کئے جانے والے اعمال سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں، لہذا لا الہ الا اللہ، اور سبحان اللہ، اور تکبیریں کثرت سے پڑھا کرو" اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند کو احمد شاہ رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے: دیکھیں: مسند احمد (224/7)۔

اور تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:

اللہ اکبر، اللہ اکبر لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر واللہ الحمد

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی کی تعریفات ہیں۔

اس کے علاوہ بھی تکبیریں ہیں۔

یہاں ایک بات کہنا چاہیں گے کہ موجود دور میں تکبیریں کہنے کی سنت کو ترک کیا جا چکا ہے اور خاص کر ان دس دنوں کی ابتداء میں تو سننے میں نہیں آتی کسی نادر شخص سے سننے میں آئیں گیں، اس لیے ضروری ہے کہ تکبیروں کو اونچی آواز میں کہا جائے تاکہ سنت زندہ ہو سکے اور غافل لوگوں کو بھی اس سے یاد دہانی ہو۔

ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارہ میں ثابت ہے کہ وہ دونوں ان دس ایام میں بازاروں میں نکل کر اونچی آواز کے ساتھ تکبیریں کہا کرتے تھے اور لوگ بھی ان کی تکبیروں کی وجہ سے تکبیریں کہا کرتے تھے، اس کا مقصد اور مراد یہ ہے کہ لوگوں کو تکبیریں کہنا یاد آئیں اور ہر ایک اپنی جگہ پر اکیلے ہی تکبیریں کہنا شروع کر دے، اس سے یہ مراد نہیں کہ سب لوگ اٹھے ہو کر بیک آواز تکبیریں کہیں کیونکہ ایسا کرنا مشروع نہیں ہے

اور جس سنت کو چھوڑا جا چکا ہو یا پھر وہ تقریباً چھوڑی جا رہی ہو تو اس پر عمل کرنا بہت ہی عظیم اجر و ثواب پایا جاتا ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی اس پر دلالت کرتا ہے:

(جس نے بھی میری مردسنت کو زندہ کیا اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب دیا جائے گا اور ان دونوں کے اجر و ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی) اسے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے: دیکھیں سنن ترمذی (443/7) یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ حسن درجہ تک پہنچتی ہے۔

3- حج و عمرہ کی ادائیگی:

ان دس دنوں میں جو سب سے افضل اور اعلیٰ کام ہے وہ بیت اللہ کا حج و عمرہ کرنا ہے، لہذا جسے بھی اللہ تعالیٰ اسے اپنے گھر کا حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس نے مطلوبہ طریقہ سے حج کے اعمال ادا کیے تو ان شاء اللہ اسے بھی اس کا حصہ ملے گا جو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے:

(حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئی اجر و ثواب نہیں)۔

4- قربانی:

عشرہ ذی الحجہ کے اعمال صحیحہ میں قربانی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا بھی شامل ہے کہ قربانی کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کیا جائے۔

لہذا ہمیں ان فضیلت والے ایام سے فائدہ اٹھانا چاہیے یہ ہمارے لئے بہترین اور سنہری موقع ہے، قبل اس کے کہ ہم اپنی کوتاہی پر نادم ہوں، اور قبل اس کے کہ ہم واپس دنیا میں آنے کا سوال کریں لیکن اس کی شنوائی نہ ہو۔

واللہ اعلم۔